Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر L ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۷ محرم ۱۳۹۵ھ ۲۰ صلح ۱۳۵۴ھش ۲۰ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۲۰ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

کھانسی کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے موافق عمل درآمد کر سکو

اگر مصائب کے وقت میں تم مومن اور خدا سے صلح کرنے والے ہو تو یہ امر تمہارے واسطے رحمت ہے

"دیکھو خدا تو سب کا خدا ہے مگر اس کے تعلقات خاص خاص کے ساتھ خاص خاص ہیں جتنی جتنی کوئی اس سے صلح کرتا ہے اتنا ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو بھی وہ آواز آسکتی ہے جو مجھے آئی اگر تم سچی تبدیلی اور اس سے صلح پیدا کرو۔ خدا بخیل نہیں مگر ہاں اُس نے ایک اندازہ رکھا ہوا ہے جب تک اُس تک انسان نہ پہنچے تو وہ کامل نہیں ہوتا اور نہ اس پر وہ فیض جاری کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شرابی کو اگر پوری مقدار شراب کی نہ دی جاوے تب تک وہ بیہوش نہیں ہو سکتا اسی طرح جب اس انتہائی درجہ محبت تک ترقی نہ کی جاوے تب تک لاحاصل ہوتا ہے۔ قانونِ قدرت جس طرح جسمانی چیزوں کے واسطے ہے ایسے ہی روحانی امور کے واسطے بھی ہے۔

دیکھو ابوالحسن خرقانی، بایزید بسطامی یا شیخ عبدالقادر جیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ یہ سب خدا تعالیٰ کے مقرب تھے اور انہوں نے بھی شریعت ہی کی پابندی سے یہ درجہ پایا تھا نہ کہ کوئی نئی شریعت بنا کر جیسا کہ آجکل کے گدی نشین کرتے ہیں۔ یہی نماز تھی اور یہی روزے تھے مگر اُنہوں نے اس کی حقیقت اور اصل غرض کو سمجھا ہوا تھا۔ بات یہ تھی کہ اُنہوں نے نیکی کی مگر سنوار کر۔ انہوں نے اعمال کو بیگار کے طور پر پورا نہ کیا تھا بلکہ صدق اور وفا کے رنگ میں ادا کرتے تھے سو خدا نے ان کے صدق وسداد کو ضائع نہ کیا۔ خدا کسی کا احسان اپنے اُوپر نہیں رکھتا وہ ایک پیسہ کے بدلے میں جب تک ہزار نہ دے لے تب تک نہیں چھوڑتا۔ پس جب کسی انسان میں وہ برکات اور نشانات نہیں ہیں اور وہ خدا کی محبت اور تقویٰ کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ خدا پر الزام نہیں لگاتا بلکہ اپنا گند ظاہر کرتا ہے۔ خدا کی جناب میں بخل ہرگز نہیں پس کوشش کرو کہ اس کی رضا کے موافق عمل درآمد کر سکو۔ اگر مصائب کے وقت میں تم مومن ہو اور خدا تعالیٰ سے صلح کرنیوالے اور اسکی محبت میں آگے قدم بڑھانے والے ہو تو وہ رحمت ہے تمہارے واسطے کیونکہ خدا قادر ہے کہ آگ کو گلزار کر دے۔ اور اگر تم فاسق ہو تو ڈرو کہ وہ آگ ہے جو بھسم کرنیوالی ہے اور قہر اور غضب ہے جو نیست و نابود کرنیوالا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۰۲ تا صفحہ ۲۰۴)

کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ خطبہ عید الفطر فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء میں ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

"انسان سچا متقی، سچا مومن اور خدا کے حضور ذی امتیاز تب ٹھہرتا ہے جب وہ دین کو دنیا پر مقدم کرلے۔ یہ چھوٹی بات نہیں۔ کہنے کو بہت مختصر مگر حقیقت میں تمام نیکیوں کی جامع اور تمام اعمالِ حسنہ پر مشتمل ہے

یاد رکھو کبھی کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو۔ چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں یہ پہاڑ چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہیں۔ یہ عظیم الشان بڑ کا درخت ایک بہت ہی چھوٹے سے بیج سے بنا ہے۔ بڑے بڑے اجسام ان ہی باریک ایٹمس و ذرّات سے بنے ہیں جو نظر بھی نہیں آتے۔ پھر گناہ کے بیج کو کیوں حقیر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو چھوٹی چھوٹی بدیاں جمع ہوکر آخر بیں ڈالتی ہیں۔ انسان جب چھوٹا سا گناہ کرتا ہے تو اس کے بعد اور گناہ کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی حد بندی کو توڑ کر نکل جاتا ہے جس کا نام کبیرہ ہوتا ہے اور پھر بیبا ذو کے قتل کی جرأت کر بیٹھتا ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۱۵)

چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گزشتہ سال کی نسبت کم ہے حالانکہ بجٹ گزشتہ سال کے بجٹ سے کہیں زیادہ ہے۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں تا جلسہ سالانہ کے بل ادا کئے جاسکیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

امن اور سلامتی کی حقیقی راہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان لوگوں کی جو اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتے ہیں ایک علامت یہ بیان کی ہے کہ وہ اپنی ظاہری خوشحالی کے باعث اِس زعم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اُن پہ عذاب نہیں آئے گا۔ ان کا یہ زعم اور گھمنڈ انہیں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں اور دلیر بنا دیتا ہے اسی لئے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو تلف کرتے ہوئے ظلم کی راہ اختیار کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ زمنۂ گزشتہ کی بعض نافرمان قوموں اور ان کے اِس زعم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ
تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ
فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝ (سبا آیات ۳۵ تا ۳۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر اُس کے آسودہ حال لوگوں نے کہا کہ جو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اُس کے منکر ہیں۔ نیز وہ یہ بھی کہتے رہے ہیں کہ ہم تم سے مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم کبھی بھی عذاب نازل نہیں ہو گا۔ تُو کہہ دے میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق (کا دروازہ) کھول دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے لیکن لوگوں میں سے اکثر (اس حقیقت کو) جانتے نہیں۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں جو ایمان لاتا ہے اور اس کے مناسب حال عمل کرتا ہے (وہی ہمارا مقرب ہوتا ہے) اور ایسے ہی لوگوں کو انکے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر بدلے ملیں گے اور وہ بلند مقامات میں امن میں ہوں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا ذکر کیا ہے جو خوشحالی کے فتنہ میں مبتلاء ہونے کے باعث اِس زعم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اُن پر کبھی عذاب نہیں آئے گا اور وہ سدا امن میں ہی رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے کے لئے کہ ان کا یہ زعم سراسر باطل ہے واضح فرمایا ہے کہ عذاب سے محفوظ کرنے کا اصل ذریعہ قربِ الٰہی ہے اور یہ حاصل ہوتا ہے ایمان اور اچھے اعمال کے نتیجہ میں۔ محض مال و دولت اور اولاد کی کثرت کی وجہ سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں بن سکتا۔ عذاب سے محفوظ اور امن میں ہونے کا مال اور اولاد کی کثرت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عذاب سے امن میں وہی ہے جو حقیقی معنوں میں ایمان لاتا اور اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔

ان آیات کی رُو سے کسی کا ظاہری خوشحالی کی بناء پر اس زعم میں مبتلا ہونا کہ اُس پر عذاب نہیں آئیگا سراسر باطل ہے۔ امن اور سلامتی کی راہ یہی ہے کہ انسان حقیقی معنوں میں مومن بننے کی کوشش کرے اور اعمال صالحہ بجا لا کر اِس امر میں کوشاں ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جائے۔ امن میں وہی ہے جو مقربانِ الٰہی میں شمار کئے جانے کے قابل ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں وہ کتنا ہی مالدار اور اثر و رسوخ کا مالک ہو وہ ہر وقت خطرہ میں ہے۔ اُس کا اپنے آپ کو عذاب سے محفوظ سمجھنا نفس کا ایک دھوکا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نہ مالداروں کو یہ بشارت دی ہے کہ وہ ہر طرح امن میں رہیں گے اور نہ غرباء کو اس بشارت سے نوازا ہے۔ ہاں متقیوں کے لئے خواہ وہ امیر ہوں یا غریب فرمایا ہے کہ:۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ (الدخان آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ متقی یقیناً امن کی جگہ میں ہوں گے۔

اور انہیں متقیوں کے بارہ میں فرمایا کہ امن میں رہنے والے یہ لوگ ہمارے مقرب ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ (الواقعہ آیات ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ:۔ اور ایک گروہ (ایمان اور عمل میں) آگے نکل جانے والوں کا ہوگا سو وہ تو بہرحال دوسروں سے آگے ہی رہیں گے اور وہ (خدا تعالیٰ کے) مقرب ہوں گے (یعنی) نعمت والی جنتوں میں (رہیں گے)۔

پس عذاب سے بچانے والی چیز مال و دولت اور اولاد کی کثرت نہیں ہے بلکہ تقرب الی اللہ کے نتیجہ میں انسان عذاب سے محفوظ ہوتا ہے۔ جو جتنا زیادہ خدا تعالیٰ سے قریب ہے اتنا ہی زیادہ امن میں ہے اور جتنا کوئی خدا سے دور ہے اتنا ہی وہ خطرہ میں (یعنی غیر محفوظ) ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرب الٰہی میں ترقی کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا کے عذاب سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے واسطے خدا کا قرب حاصل کرنا ضروری ہے۔ جتنا جتنا خدا سے انسان قریب ہوتا ہے اتنا ہی وہ مصائب شدائد اور بلاؤں سے دُور ہوتا ہے۔ جو خدا کا مقرب ہوتا ہے اسے کبھی خدا کے قہر کی آگ نہیں کھاتی۔ دیکھو انبیاء کے وقت میں وبائیں اور طاعون سخت ہوتے رہے مگر کوئی بھی نبی ان عذابوں میں ہلاک نہیں ہوا ...... پس خدا کی طرف دوڑو کہ اُسی کے پاس معالجے ہیں اور بچاؤ کے سامان ہیں۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۵۷)

پس یہ بھی نفس کا ایک دھوکا ہوتا ہے کہ انسان قرب الٰہی میں ترقی کرنے کی بجائے محض مال و دولت، اثر و رسوخ اور کثرتِ اولاد کی وجہ سے اپنے آپ کو عذاب سے محفوظ سمجھنے لگے۔ یہ انتہائی خطرہ کی علامت ہوتی ہے۔ عذابوں وباؤں مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ ہونے کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے اور اُس کا قرب حاصل کرے۔ اُس کی طرف دوڑنا یہ ہے کہ انسان ایمان میں ترقی کرے اور پورے تعہد کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لا کر اُس کی امان اور حفاظت میں آ جائے۔ دکھوں، مصیبتوں، بلاؤں، آفتوں اور ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ ہونے کا یہی ایک طریق ہے جسے قرآن مجید میں فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

قُربِ الٰہی اور اس کی عظیم الشّان برکات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اُسکی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

(منقول از ضمیمہ تریاق القلوب صفحہ ۵ اول مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد از روئے اسلام

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل)

(۷)

حنفی مفتی کا فتویٰ کہ انگریزوں سے جہاد حرام مطلق ہے

استفتاء

"چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین دریں باب کہ مسلمانے بحکومتِ نصاریٰ کہ در آنجا کسے را بجا آوردن ارکانِ اسلام منع نکنند داخل شود و شخصے را از قوم حکمران بنظرِ ثواب جہاد و غزا بکشد آیا ایں فعل حرام است یا حلال، ایں غزا و جہاد است یا شر و فساد و مرتکب ایں فعل ارتکاب گناہ کبیرہ میکند یا کارِ ثواب۔ بینوا توجروا۔

المستفتی۔ خاکسار محمد فضل متین

الجواب

مسلمانے کہ بحکومت نصاریٰ داخل شدہ شخصے را از قوم حکمران بنظرِ ثواب میکشد و نامش غزا و جہاد میکند گمراہ است۔ ایں فعلش ممنوع و ناجائز و حرام مطلق است، ہرگز غزا و جہاد نیست بلکہ شر و فساد است و مرتکب ایں فعل گناہ کبیرہ کردہ است نہ کارِ ثواب۔ و فاعلش بحکم شرع شریف قابلِ قصاص و قتل است۔ اسلام با نامسلمانان ظلم و تعدی کردن قتل و بدعہدی بعمل آوردن ہرگز روا نداشتہ است خصوصاً در حکومتے کہ بظلِ حمایتش مسلمانان باامن و امان و آزادی تمام فرائض مذہبی ادا میسازند و نیز کارِ معیشت خود را بخوبی انجام میدہد۔ ایں چنیں کردن خلاف تمدن و خلافِ عقل و نقل است و در ہیچ کتاب حدیث و فقہ اصلے و وجودے ندارد۔ چنانچہ مستفتی صاحب عدم جواز و تحریم آں دریں رسالہ خود بنصوصِ قرآنی و احادیثِ صحیحہ علیٰ وجہ الکمال بپایۂ ثبوت رسانیدہ اند۔

خادم العلماء
محمد اسحاق
مفتی شہر پٹیالہ

("سراج الہدیٰ فی تحقیق الجہاد والغزا" المؤلفہ مولوی محمد فضل متین صاحب رجسٹرار جنرل ریاست پٹیالہ ۱۹۰۷ء مطبع رضوی دہلی)

علماء اور مسلمان مفکّرین کے قیمتی اور کارآمد حوالہ جات

(۱)

حضرت سید احمد صاحب بریلوی کا فرمان

مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری حضرت سیّد احمد بریلویؒ کی نسبت تحریر کرتے ہیں:۔

"یہ بھی ایک صحیح روایت ہے کہ جب آپ سکھوں سے جہاد کرنے کو تشریف لے جاتے تھے کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ اتنی دور سکھوں پر جہاد کرنے کو کیوں جاتے ہو انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں اور دین اسلام سے کیا منکر نہیں ہیں؟ گھر کے گھر میں ان سے جہاد کرکے ہندوستان لے لو۔ یہاں لاکھوں آدمی آپ کا شریک اور مددگار ہو جاوینگا کیونکہ سینکڑوں کوس سفر کرکے سکھوں کے ملک سے پار ہو کر افغانستان میں جانا اور وہاں پر سول رہ کر سکھوں سے لڑنا یہ ایک ایسا امر محال ہے جس کو ہم لوگ نہیں کر سکتے۔ سیّد صاحب نے جواب دیا کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے۔ نہ انگریزوں کا اور نہ سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصد ہے بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادرانِ اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی کے ادا کرنے کے مزاحم ہو رہے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکاتِ مستوجب جہاد سے باز آ جائیں گے تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہیگی۔ اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدّی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے۔ ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیاء سُنن سیّد المرسلین ہے۔ سو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلافِ اصولِ مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں۔ یہ جواب باصواب سُن کر سائل خاموش ہو گیا اور اصلی غرض جہاد کی سمجھ لی۔"

(سوانح احمدی صفحہ ۷۱-۷۲ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری)

(۲)

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید کا ایک واقعہ

مولانا محمد جعفر تھانیسری نے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کی نسبت لکھا ہے:۔

"پھر انٹورا صاحب نے کہا کہ آپ کے نزدیک جیسے اقوام سکھ کافر ہیں ویسے ہی ہم نصرانی بھی ہیں یا کچھ فرق ہے؟ مولوی صاحبؒ نے فرمایا کہ کفر میں دونوں برابر ہیں۔ پھر انٹورا صاحب نے کہا کہ ملک ہندوستان میں خلیفہ صاحب کے لاکھوں جاں نثار بڑے بڑے نواب اور زمیندار اور اس وقت تمام ہندوستان نصرانیوں کے قبضے میں ہے پھر جب سکھ اور نصرانی دونوں کفر میں برابر ہیں تو خلیفہ صاحب نے اپنے لاکھوں مریدوں کو جمع کرکے گھر بیٹھے بٹھائے سرکار انگریزی سے جہاد کیوں نہیں کیا۔ ناحق اتنی محنت اور مشقت سفر دور و دراز کی اٹھا کر یہاں سکھوں سے لڑنے کو آئے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ سرکار انگریزی ہم کو کسی فرائض مذہبی کے ادا کرنے سے نہیں روکتی۔ ہر مذہبی امر میں ہم کو پوری آزادی دے رکھی ہے برخلاف سکھوں کے کہ انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو ذلیل کر کے بلند آواز سے اذان تک کہنا منع کر رکھا ہے۔ اگر کوئی مسلمان عید بقرعید پر بھی گائے کی قربانی کرے تو سرکار رنجا لصہ ان کو جان سے مار ڈالے۔ یہی سبب ہے کہ خلیفہ صاحب انگریزوں کو چھوڑ کر سکھوں سے جہاد کرنے کو آئے ہیں۔"

(سوانح احمدی صفحہ ۱۲۲)

(۳)

"مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کا بیان سکھوں سے تھا جو مسلمانوں کے مذہب سے تعرض کرتے تھے نہ انگریزوں سے جن کو کسی کے مذہب سے تعرض نہیں ہے بلکہ انگریزوں سے جہاد کرنے کو وہ برملا ناجائز کہتے تھے۔" (رسالہ اشاعۃ السنۃ زیر ادارت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جلد ۹ نمبر ۲ صفحہ ۲۹)

(۴)

"مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کا سکھوں سے ان کی مذہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں دست اندازی
کے سبب جہاد رہا۔ اسی جہاد
کی ترغیب کے لئے وہ خطبہ
انہوں نے بنایا تھا۔ گورنمنٹ
انگلشیہ سے نہ ان کا جہاد
تھا اور نہ اس گورنمنٹ
سے جہاد کا اس خطبہ میں
صراحتاً یا کنایۃً ذکر ہے
بلکہ اس گورنمنٹ سے وہ
جہاد کرنے کو ناجائز سمجھتے
تھے۔ اور برابر برملا کہتے
ہیں کہہ چکے تھے۔"
(اشاعۃ السنہ جلد ۹ ص ۱۱-۱۲)

(۵)

مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کا فتویٰ

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث
دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے
بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہیں
سمجھا بلکہ اس کو بے ایمانی و عہد شکنی و
فساد و عناد خیال کر کے اس میں
شمولیت اور اس کی معاونت کو
معصیت قرار دیا۔"
(اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۱۰ ص ۲۸۸)

(۶)

سید نذیر حسین صاحب دہلوی
شیخ الکل لکھتے ہیں:
"جبکہ شرط جہاد کی اس دیار
میں معدوم ہوئی تو جہاد
کا یہاں کرنا سبب ہلاکت
اور معصیت ہوگا۔"
(فتاویٰ نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۲-۴۷۳
مطبوعہ دلّی پرنٹنگ ورکس طبع اول
ایضاً صفحہ ۳۰۳ تا ۳۰۶)

(۷)

مولوی عبدالرحمن صاحب کشمیری لکھتے ہیں:
"سرخیل جماعت اہلحدیث شیخ الکل
مولانا سید نذیر حسین صاحب
دہلوی نے بھی سیاست سے
کنارہ کشی کر لی۔ انگریزوں کے
خلاف فتویٰ جہاد پر دستخط
نہیں کئے۔"
(اخبار ترجمان دہلی یکم فروری ۱۹۶۲ء)

(۸)

اہلحدیثوں کے ایک بزرگ نواب صدیق
حسن خان صاحب آف بھوپال کے متعلق
مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا ہے کہ:
"کتاب ہدیۃ السائل اور
دوسری متعدد کتابوں میں آپ نے
لکھا کہ ہندوستان کے بلاد دار
الاسلام ہیں نہ کہ دارالحرب

...... اور غدر ۱۸۵۷ء
میں جن مفسدوں نے انگریزی
گورنمنٹ کا مقابلہ کیا تھا وہ
فساد تھا نہ جہاد۔"
(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۹ ص ۱۶ نیز
ترجمان وہابیہ صفحہ ۱۵، ۲۰، ۳۰، ۵۴
مطبوعہ مطبع محمدی لاہور ۱۳۱۲ھ)

(۹)

مولوی سید احمد رضا خان صاحب
بریلوی لکھتے ہیں:
"ہندوستان دارالاسلام
ہے اسے دارالحرب کہنا ہرگز
صحیح نہیں۔"
(نصرت الابرار ص ۱۲۹ مطبوعہ لاہور)

(۱۰)

سرسید احمد خان کے۔ سی۔ ایس
آئی بانیٔ علیگڑھ کالج اپنی کتاب "اسباب
بغاوت ہند" مطبوعہ ۱۸۵۸ء میں لکھتے
ہیں:
"مسلمان ہماری گورنمنٹ کے
مستامن تھے۔ کسی طرح گورنمنٹ
کی عملداری میں جہاد نہیں کر سکتے
تھے۔"
(صفحہ ۱۰۵/۱۰۶ شائع کردہ اردو اکیڈمی سندھ)

(۱۱)

انگریزوں سے جہاد کا حکم

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی لکھتے ہیں:
"جہاد کا مسئلہ ہمارے ہاں بچے
بچے کو معلوم ہے وہ جانتے
ہیں کہ جب کفار مذہبی امور میں
مزاحم ہوں اور امام عادل جس
کے پاس حرب و ضرب کا پورا
سامان ہو لڑائی کا فتویٰ دے
تو جنگ ہر مسلمان پر لازم ہو
جاتی ہے مگر انگریز نہ ہمارے
مذہبی امور میں دخل دیتے
ہیں نہ اور کسی کام میں ایسی
زیادتی کرتے ہیں جس کو ظلم
سے تعبیر کر سکیں، نہ ہمارے
پاس سامان حرب ہے۔ ایسی
صورت میں ہم لوگ ہرگز ہرگز
کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور
اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ
ڈالیں گے۔"
(رسالہ شیخ سنوسی صفحہ ۔۔
مؤلفہ خواجہ حسن نظامی)

(۱۲)

بریلوی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں

بریلوی صاحبان کے متعلق شورش
کاشمیری ایڈیٹر چٹان لکھتے ہیں:-
"انگریز کے اولوالامر ہونے
کا اعلان کیا اور فتویٰ دیا کہ
ہندوستان دارالاسلام ہے
انگریزوں کا یہ خود کاشتہ
پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی
تحریک بن گیا۔"
(چٹان لاہور ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

(۱۳)

نجدیت کا پودا ہندوستان میں انگریزوں نے لگایا

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری
اور چالاکی کے ساتھ تحریک
نجدیت کا پودا ہندوستان
میں بھی کاشت کیا اور پھر اسے
اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا"
(طوفان لاہور ۱۹۶۲ء)

(۱۴)

ندوۃ العلماء اور انگریزی حکومت کی برکات

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ترجمان
الندوہ کے تین اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔
(الف) "اس (دارالعلوم) کا اصلی
مقصد روشن خیال علماء پیدا کرنا
ہے۔ اور اس قسم کے علماء کا ایک
ضروری فرض یہ بھی ہے کہ
گورنمنٹ کی برکات حکومت
سے واقف ہوں اور ملک میں
گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات
پھیلائیں۔"
(الندوہ لکھنؤ جلد ۵ جولائی ۱۹۰۸ء)
(ب) مذہبی رواداری حکومت انگریزی
کا خاصہ ہے۔ ان پیدا ہونے والے
علماء کے ذریعہ سے وہ (مسلمان)
حکومت کی اطاعت اور وفاداری
میں زیادہ ہو جائیں گے۔"
(الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۲۲)
(ج) "حکومت انگریزی کی پنجاہ
سالہ جوبلی کی خوشی میں دارالعلوم
ندوہ میں ایک دن کی تعطیل
کی گئی اور جناب گورنر جنرل
بہادر کی خدمت میں ندوہ
کی طرف سے مبارکباد کا تار
بھیجا گیا۔"
(الندوہ نومبر ۱۹۰۸ء ص ۔)

(۱۵)

سرسید احمد خان نے ۱۸۵۷ء کے واقعہ
کو بغاوت قرار دیا بلکہ "حرام زدگی" کہا
اور مسلمانوں کو تلقین کی کہ اس قسم کی بغاوت
اسلام کے اصول کے سراسر خلاف ہے۔
(تفصیل کے لئے دیکھیں۔ رسالہ اسباب
بغاوت ہند مؤلفہ سر سید احمد خان)

(۱۶)

مفتیانِ مکہ معظمہ کے فتاویٰ

شورش کاشمیری مدیر چٹان لکھتے ہیں:-
"جمال دین ابن عبداللہ شیخ
عمر حنفی مفتی مکہ معظمہ احمد بن ذینی
شافعی مفتی مکہ معظمہ اور
حسین بن ابراہیم مالکی مفتی
مکہ سے بھی فتوے حاصل
کئے گئے جن میں ہندوستان
کے دارالاسلام ہونے کا اعلان
کیا تھا۔"
(کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مؤلفہ شورش کاشمیری ص ۱۳۶)

(۱۷)

ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم پر نسخ جہاد کا الزام

ایڈیٹر چٹان لکھتے ہیں:-
"جن لوگوں نے حوادث کے
اس زمانے میں نسخ جہاد کی
تاویلوں کے علاوہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی
الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں اولی
الامر کا مصداق انگریزوں کو
ٹھہرایا ان میں مشہور شاعر و
مترجم ڈپٹی نذیر احمد کا نام بھی ہے
...... انہوں نے قرآن مجید
کے ترجمے میں انگریزوں کو پہلی
دفعہ اولوالامر قرار دیا
ہے اور ان کی اطاعت کو اللہ
اور رسول کی اطاعت کے مترادف
...... دیکھو داستان
تاریخ اردو مصنفہ حامد حسن
قادری ص ۲۹۵
(کتاب عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۱۳۵)

(۱۸)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ
اہلحدیث نے لکھا:-
(۱) "مسلمان رعایا کو اپنی گورنمنٹ
سے خواہ وہ کسی مذہب یہودی
عیسائی وغیرہ پر ہو اور اس
کے امن و عہد میں وہ آزادی
کے ساتھ شعائر مذہبی ادا کرتے
ہوں لڑنا یا اس سے لڑنے والوں
کی جان و مال سے اعانت
کرنا جائز نہیں بنا برعلیہ
اہل اسلام ہندوستان کے لئے
گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت
یا ان سے جہاد کرنا حرام ہے (رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۸۷۰

مَیں نگہت نسیم زوجہ نسیم احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ معلمہ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گیمبیا مغربی افریقہ بقائمی ہوش و بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۷۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ شوہر -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ ۱۱ ماشہ ۳ رتی اندازاً قیمت -/۲۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۹۰ پونڈ ماہوار آمد بصورت مشاہرہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نگہت نسیم نصرت ہائی سکول پوسٹ بکس ۳۸۳ باتھرسٹ گیمبیا

گواہ شد:۔ ڈاکٹر انور احمد ابن شمس الدین خان صاحب مرحوم احمدیہ ڈسپنسری باتھرسٹ۔

گواہ شد:۔ نسیم احمد ولد چوہدری غلام احمد صاحب پرنسپل نصرت ہائی سکول گیمبیا۔

مسل نمبر ۲۱۸۷۱

مَیں صابراں بی بی زوجہ سید محمد صاحب قوم ارائیں کھوکھر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۴۴۶ ٹھٹھہ کالو کا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ بالیاں سونے کی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت -/۳۷۵ روپے حق مہر -/۵۰ روپے تھا جو وصول کر کے سونے کی بالیوں میں ڈال چکی ہوں۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ صابراں بی بی زوجہ سید محمد صاحب چک نمبر ۴۴۶ ٹھٹھہ کالو کا ڈاکخانہ لنڈیانوالہ۔ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ سید محمد پریذیڈنٹ چک نمبر ۴۴۶ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع سیکرٹری مال چک نمبر ۴۴۶ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۱۸۷۲

مَیں خالدہ رقیہ بنت صوبیدار فضل قادر صاحب قوم اٹھوال جٹ پیشہ طالبعلم عمر ۱۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد اس وقت -/۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ خالدہ رقیہ بنت صوبیدار فضل قادر صاحب اٹھوال دارالرحمت وسطی ۳۸/۱۹ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ صوبیدار فضل قادر والد موصیہ

گواہ شد:۔ مبشر احمد برادر موصیہ۔

شکریۂ احباب

میری بیوی محترمہ نذیر بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات پر عزیزوں اور دوستوں نے جس ہمدردی اور محبت کا مظاہرہ کیا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے اس سے صدمہ کی تلخی بہت حد تک کم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ خاکسار اور تمام متعلقین کے لئے یہ امر نہایت درجہ اطمینان قلب کا باعث ہؤا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نہ صرف مرحومہ کا جنازہ پڑھایا بلکہ جنازہ سے قبل اور پھر اگلے دن ملاقات کے وقت تعزیت فرمائی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تعزیت فرمائی۔ نیز محترم صاحبزادہ صاحب نے علاوہ ہر قسم کی مدد کے تمام عزیزوں کے لئے جو جنازہ کے ہمراہ قرب وجوار سے ربوہ پہنچے تھے شام کا کھانا بھجوایا۔

خاکسار نے کوشش کی ہے کہ ہر ایک تعزیت کرنے والے کا فرداً فرداً شکریہ ادا کروں۔ اگر کسی وجہ سے کسی کا جواب نہ دے سکا ہوں تو معذرت خواہ ہوں۔

آخر میں درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور تمام متعلقین خصوصاً ایک لڑکا اور ایک لڑکی جو بالترتیب انگلینڈ اور افریقہ میں ہیں اور جنہیں پردیس میں اپنی والدہ کی وفات پر شدید صدمہ ہوا ہے، صبر جمیل عطاء فرماوے۔ آمین

(فیض الحق خان ۲-۴۳/۳ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ)

تحریکِ دُعا

برخوردار شیخ عبدالوہاب صاحب سلمہ۔ او۔ ایس۔ ڈی۔ ڈپٹی سیکرٹری الیکشن کمیشن اسلام آباد میں دو ہفتہ سے شدید کھانسی۔ بلغم۔ درد کمر۔ گھٹنوں میں درد۔ گیسز اور اعصابی کمزوری وغیرہ امراض سے بیمار ہیں۔ اس لئے احباب کرام عزیز مذکور کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(خاکسار شیخ عبدالرحمٰن کپور تھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار۔ صالحہ منزل دارالرحمت غربی ربوہ)

تلاشِ بریف کیس

خاکسار کا بریف کیس رنگ سیاہ جس میں انشورنس ایجنسی B یونٹ کے کاغذات وغیرہ کے علاوہ دستانے، نظر کا عینک اور چشمہ۔ جلسہ کے ایام میں دفاتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بالائی منزل سے کوئی دوست غلطی سے لے گئے ہیں۔

جس دوست کے پاس ہو وہ براہ کرم خاکسار کو یا دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (مرزا مظفر احمد منصور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر معرفت احمدیہ مسجد فضل گول منشی محلہ لائل پور)

خوش نصیب احباب کے لئے ایک نادر موقع

مارکیٹ برائے فروخت

ایک مارکیٹ جو حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اور شہر کے وسط میں اور نہایت موزوں جگہ پر واقع ہے، قابلِ فروخت ہے اور جو حسب ذیل خوبیوں کی حامل ہے:۔

- ساری بلڈنگ خوبصورت ڈیزائن اور پختہ سیمنٹ سے تعمیر ہے۔
- ساری کی ساری دوکانوں پر کرایہ دار ہیں۔
- مارکیٹ کے ساتھ دو رہائشی مکان بھی بنے ہوئے ہیں جن میں سوئی گیس بھی لگی ہوئی ہے۔

خواہشمند احباب بالمشافہ گفتگو کے لئے تشریف لائیں۔

ب۔ ش

معرفت شاہد کلاتھ ہاؤس

رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں

مخلوقِ خدا کی جو خدمت کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اگست ۱۹۷۱ء میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران احباب کو اپنے ملک اور قوم کی حفاظت اور ترقی کے لئے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ سچے مسلمانوں کا ایک گروہ پیدا ہو جائے جن کی زندگی پر ایک موت وارد ہو اور وہ دُنیا سے کُلّی طور پر منقطع ہو جائیں اور ان کا دُنیا سے کوئی واسطہ نہ رہے اور ایک کامل دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کچھ اس طرح جذب کریں کہ ہمیں ایک نئی زندگی ملے جو پہلے سے مختلف ہو۔ جو پہلی سے کہیں زیادہ حسین ہو۔ جو پہلی سے کہیں زیادہ دُنیا کی خدمت گزار زندگی ہو۔

آج ہمارے ملک کے جو حالات ہیں وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے خدا سے ایک نئی زندگی پائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان اور خدا کی دوسری مخلوق کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو سیاسی جماعت نہیں، سیاسی طور پر تو ہم اپنے ملک کی خدمت نہیں کر سکتے لیکن روحانی جماعت ہونے کی حیثیت میں روحانی طور پر اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکتے ہیں اور ہمیں کرنی چاہیئے اور وہ خدمت دعا کے ذریعہ ہے۔

میں ان دنوں خاص طور پر جماعت سے خواہش رکھتا ہوں اور اس کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔۔۔

ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی خدمت میں لگے رہیں۔ اور ہمارے نزدیک خدا کی مخلوق کی جو خدمت کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اور تباہی سے اور انتشار سے محفوظ رکھے اور ہمارے ملک اور ہماری قوم کو توفیق دے کہ وہ دینی و دنیوی لحاظ سے ترقی پر ترقی اور رفعتوں پر رفعتیں حاصل کرتے چلے جائیں۔

پس ہم اپنے بھائیوں، اپنے ملک، اپنی قوم کی دعا سے مدد کر سکتے ہیں اور اس میں ہمیں بخل اور خست نہیں دکھانی چاہیئے بلکہ اپنے لئے بھی اس زمانہ میں دعائیں چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں خود ہی پوری کرے گا۔"

(الفضل ۵ ستمبر ۱۹۷۱ء)

ترسیل وعدہ جات تحریک جدید کی آخری تاریخ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات تحریک جدید ۴۱/۴۲ بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ صلح ۱۳۵۴ ہش منظور فرمائی ہے سو جملہ جماعتیں تاریخ مقررہ تک اپنے وعدہ جات مرکز میں پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اگلی صدی اسلام کے ساری دُنیا پر چھا جانے کی صدی ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ صلح ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۷۵ء) میں فرمایا:۔

"قیامِ جماعت کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں اب چودہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کے لئے تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی اسلام کے ساری دُنیا پر چھا جانے کی صدی ہوگی۔"

اس عرصہ میں ہم نے کیا کام کرنا ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"موجودہ صدی کے بقیہ چودہ سال میں ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کرنی ہے اور درجہ بدرجہ ایسے کام سرانجام دینے ہیں کہ جو اگلی صدی کے دوران اسلام کے موعودہ غلبہ کے عظیم الشان ظہور میں ممد ومعاون ثابت ہو سکیں۔ یہ کام درجہ بدرجہ جماعت کے سامنے آتے رہیں گے۔"

اے مخلصینِ جماعتِ احمدیہ! چاہے آپ دُنیا کے کسی حصہ میں مقیم ہوں آپ نے غلبۂ اسلام کی خاطر بڑی فراخدلی سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے لکھوائے ہیں اب ان وعدوں کی درجہ بدرجہ ادائیگی کا وقت ہے پس آپ اپنے کُل وعدہ کا ۱/۱۵ ایک ماہ کے اندر ضرور ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے صدر شعبہ عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اعزاز میں الوداعی دعوت

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء بروز سوموار شام تین بجے ایم۔ اے عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلبہ و طالبات کی طرف سے محترم جناب پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے صدر شعبہ عربی کی ریٹائرمنٹ پر آپ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

اس تقریب کی صدارت محترم جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے (پرنسپل) نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جو محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر ایم۔ اے نے کی۔ اس کے بعد طلبہ و طالبات کی طرف سے ایم۔ اے فائنل کے طالب علم عبد الکریم صاحب خالد نے محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا جس میں محترم صوفی صاحب کی اُن عظیم خدمات کا تذکرہ کیا گیا جو انہوں نے اپنے عرصۂ تدریس کے دوران کالج کی ترقی اور طلبہ کی بہتری کے لئے سرانجام دیں۔ ایڈریس میں کہا گیا کہ آپ نے جن حالات میں ایم۔ اے عربی کی کلاس کو شروع کیا اور پھر اسے جس کامیابی کے ساتھ چلایا وہ بلاشبہ آپ کی بلند ہمتی اور ذہنی کاوشوں کا صلہ ہے۔ اور پھر یہ محترم صوفی صاحب کی توجہ، محنت اور شوق ہی کا ثمر تھا کہ ۱۹۶۵ء میں ہمارے ایم۔ اے عربی کے طلبہ نے یونیورسٹی میں پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔ ازاں بعد شعبہ عربی کے نئے صدر محترم جناب پروفیسر چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ایم۔ اے نے مختصراً آپ کی بعض خدمات کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ کے جانے سے ہم ایک لائق اور عظیم انسان کی سرپرستی سے محروم ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد محترم جناب پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے طلبہ و طالبات کا شکریہ ادا کیا اور انہیں نصیحت کی کہ وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے اپنا پختہ تعلق اور مضبوط رشتہ قائم کریں۔ آپ نے کہا کہ دُنیاوی علوم اور دُنیاوی سرٹیفکیٹ انسان کو اُسی صورت میں فائدہ پہنچاتے ہیں جبکہ اس کا خدا کے ساتھ مضبوط تعلق قائم ہو۔ آپ نے کہا کہ ایم۔ اے عربی کلاس کی کامیابی میری کسی ذاتی خوبی یا اثر کی وجہ سے نہیں بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور شفقت اور خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضل و عنایات کا نتیجہ ہے۔

آخر میں محترم جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا کہ محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب نے تیس سال تک کالج کی جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں وہ یقیناً کالج کی تاریخ کا ایک روشن اور درخشاں باب ثابت ہوں گی۔

محترم پرنسپل صاحب کے الوداعی خطاب کے بعد دعا ہوئی اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مرزا مبشر احمد
صدر بزمِ عربی تعلیم الاسلام کالج
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴